5/-

تحقیقی واقعات و زائرین کے تاثرات کی روشنی میں والدینِ مصطفیٰ ﷺ کی قبریں
مع شہید کر دینے کی خبریں

مزارِ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی بے حرمتی دیکھ کر

آنسو نکل گئے

عُبید

مُرتبہ: مولینا ابوسعید محمد سرور قادری گوندلوی
(ایم اے اسلامیات تنظیم المدارس)

ناشر: فیضانِ رسول لائبریری گوندلانوالہ (گوجرانوالہ)

نام — آنسو نکل گئے

تالیف — مولینا ابوسعید محمد سرور قادری رضوی

کمپوزنگ — ٹائمنز کمپوزرز گوجرانوالہ

تعداد — گیارہ سو (1100)

طباعت — اول

ھدیہ — -/7

ملنے کے پتے

مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ گوجرانوالہ / مکتبہ المعراج النور مارکیٹ اردو بازار گوجرانوالہ

غوثیہ کتب خانہ اردو بازار گوجرانوالہ / مکتبہ چشتیہ محلہ فیصل آباد نمبر 4 گوجرانوالہ

مضامین ایک نظر میں

☆ ۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ مکہ تا مدینہ

☆ ۔ مدینہ منورہ سے مقام ابوا تک سفر

☆ ۔ حالت سفر میں والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی وفات حسرت آیات

☆ ۔ قبرانور سیدہ پر غلامان مصطفیٰ کی جبیں فرسائی و تاثرات

☆ ۔ ایمان والدین کریمین پر ایمان افروز بیان

☆ ۔ مزار آمنہ کے ساتھ جو سلوک کفار مکہ نہ کر سکے وہ اب کیا گیا

☆ ۔ حضرات صحابہ نے نہ قبریں زمیں کے برابر کیں نہ ہی فوٹو لگائیں

☆ ۔ قبور اولیا پر قبہ بنانا نیز علامت، کے لئے پتھر لگانا جائز

☆ ۔ گوندلانوالہ کے قبرستان کی حالت زار

☆ ۔ وطن عزیز میں دہشت گردی نیز دلیل و تہذیب کی بجائے گالی و گولی

☆ ۔ عرب شریف میں والدین مصطفیٰ امہات المومنین، و اولاد رسول کریم

☆ ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بار بار ستایا جا رہا ہے صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ

ملنے کا پتہ! مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

☆☆☆☆☆☆☆ ☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الکَرِیْم۔

فَاَنَا خَیْرُھُمْ نَفْسًا وَّخَیْرُھُمْ بَیْتًا (ترمذی)

پھول ہنسنے لگے کھل اٹھی ہر کلی رشک جنت بنی آمنہ کی گلی
گود میں آمنہ کی جو ظاہر ہوئی اس رسالت کی دولت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
جس کا بیٹا ہے محبوب رب العلیٰ تاجدار حرم سید الانبیاء
ایسی پاکیزہ مادر پہ لاکھوں سلام شافع روز محشر پہ لاکھوں سلام

والی مکۃ المکرمہ تاجدار مدینہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ کے ساتھ مدینہ منورہ تشریف لانا نیز والد گرامی عبداللہ (رضی اللہ عنہما) کی قبر پر جانا

...... حضرت حلیمہ کے چھوڑ جانے کے بعد آپ اپنی والدہ ماجدہ اور اپنے دادا عبدالمطلب کے پاس رہتے تھے جب آپ کی عمر چھ برس کی ہوئی تو آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو اور ام ایمن کو ہمراہ لے کر مدینہ طیبہ میں آپ کے دادا کے ننھیال خاندان بنو نجار کو ملنے گئیں تاکہ آپ کی ملاقات ان سے کرائیں کیونکہ حضرت عبدالمطلب کی والدہ سلمیٰ بنت عمرو خاندان نجار میں سے تھیں اس سے بخوبی سمجھ میں آتا ہے کہ یہ رشتہ بہت دور کا رشتہ تھا پھر اتنے دور کے رشتہ داروں کی ملاقات کے لئے اتنا بڑا سفر کرنا سمجھ میں نہیں آتا۔ بعض مورخین کا یہ بیان صحیح معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے شوہر حضرت عبداللہ کی قبر کی زیارت کو تشریف لے گئی تھیں۔

اس غم نصیب بیوہ کے سوا کون جانتا تھا جس کی محبت کا چمن اچانک خزاں کا شکار ہو گیا تھا جس کو وہ رخصت کرتے وقت حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ بھی نہ سکی تھی حسرت کے اس پیکر مجسم کی اس سے بڑھ کر اور کیا تمنا و آرزو ہو سکتی تھی کہ وہ اپنے محبوب رفیق حیات کی چھوڑی ہوئی نشانی کو ساتھ لے کر اس کے مرقد محبت پر حاضر ہو اور آنسوؤں کے انمول موتی نذر کرتے ہوئے کہے کاش تم اس وقت زندہ ہوتے اور اپنے اس نور نظر کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کرتے۔

والدہ ماجدہ کی وفات حسرت آیات

اسی تمنا و آروز کو پورا کرنے کے لئے حضرت آمنہ اپنے یتیم نور نظر کے ساتھ مدینہ طیبہ گئیں اور دار لنابغہ میں اتریں تقریبا" ایک ماہ وہاں رہیں نہ معلوم اس عرصہ میں کتنی مرتبہ مرقد محبت پر حاضر ہوئیں اور کتنی مرتبہ دل سے اٹھتے ہوئے شعلے پانی میں تبدیل ہو کر آنکھوں سے برسے ہونگے اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت عبداللہ کی قبر اسی گھر میں تھی۔ چنانچہ اس رفیق حیات کی اچانک اور بے وقت موت سے دل کی گہرائیوں میں درد و غم کی جو چنگاریاں دبی ہوئی اندر ہی اندر دل کو جلا رہی تھیں وہ اس کے مرقد منور کو دیکھنے سے بھڑک اٹھیں اور وہ پیکر محبت درد فراق کے ان شعلوں کی نذر ہو گئی اور واپسی کے وقت مقام ابواء جو مدینہ کے قریب ہی ایک گاؤں کا نام ہے میں پہنچ کر انتقال کر گئیں۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون** یہی مضمون قاضی صاحب نے لکھا ہے۔

حضرت اسماء بنت ابی رہم فرماتی ہیں کہ میری والدہ حضرت آمنہ کی وفات کے وقت ان کے پاس حاضر تھیں۔ اس وقت حضرت محمد ﷺ کی عمر پانچ چھ سال کی تھی۔ آپ اپنی والدہ ماجدہ کے سر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ کی والدہ نے آپ کی طرف دیکھا اور فرمایا

بارک اللہ فیک من غلام	اے بیٹے اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے
یابن الذی من حومته الحمام	تو اس کا فرزند ہے جس نے موت کی سختی سے
نجابعون الملک العلام فودی غداہ الضراب بالسھام	ملک العلام کی مدد سے نجات پائی تھی

جب کہ صبح کے وقت عبدالمطلب نے اپنی نذر کو پورا کرنے کے لئے اس کے اور اس کے بھائیوں کے درمیان قرعہ ڈالا اور تمہارے باپ کا نام نکلا تھا تو فدا کیا گیا تھا۔

بمائته من ابل سوام	اس کے عوض ایک سو قیمتی اونٹوں کو
ان صح ما ابصرت فی المنام	بیٹا جو کچھ میں خواب دیکھا تھا اگر وہ صحیح ہے
فانت مبعوث الی الاثام	تو پھر تو جن و انس کی طرف مبعوث ہوا ہے
من عند ذی الجلال والاکرام	اللہ تعالیٰ صاحب جلال اور صاحب اکرام کی طرف سے
تبعث فی الحل و فی الحرام	اور تو مبعوث ہوا ہے سر زمین حرم (مکہ معظمہ)
تبعث فی التحقیق والاسلام	اور حلال کل روئے زمین کی طرف اور تو

اور تو مبعوث ہوا ہے حق و باطل کو ظاہر کرنے اور دین اسلام کو پھیلانے کے لئے۔

دین ابیک البرا ابراھام — وہ دین جو تیرے باپ ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے

فاللہ انھاک عن الاصنام — وہ ابراہیم جو محسن اور مطیع تھے

ان لا توالیھا الی الا قوام — اور اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ

تو لوگوں کے ساتھ مل کر بتوں کی تعظیم اور ان کے لئے ذبح وغیرہ کرے اور پھر فرمایا

کل حی میت و کل جدید بال — ہر زندہ مرے گا اور ہر نئی چیز پرانی ہو گی اور ہر

و کل کبیر یفنی وانا میتتہ و ذکری باق — بڑے سے بڑا بھی فنا ہو گا میں مرجاؤں گی میرا ذکر

وقد ترکت خیرا و ولدت طھرا — باقی رہیگا کیونکہ میں نے خیر عظیم (رسول اللہ) کو چھوڑا ہے

ثم ما تت فکنا نسمع نوح الجن علیھا — اور میں نے طیب و طاہر کو جنا ہے' پھر حضرت آمنہ نے

فحفطنا من ذالک — وفات پائی تو ہم نے جنوں کا رونا و نوحہ کرنا سنا

(دلائل النبوۃ' ابو نعیم (خصائص کبری صفحہ 145' زرقانی علی المراھب صفحہ 165

نبکی الفتاہ البرہ الامینتہ ذات الجمال والعفتہ الرزینتہ زوجتہ عبداللہ والقرینتہ ام نبی اللہ ذی السکینتہ و صاحب المنبر بالمدینتہ صارت لدی حضرتھا رھینتہ (جنوں کا نوحہ)

ہم اس جوان عورت و محسنہ و مطیعہ امینہ اور صاحب جمال و عفت اور صاحب وقار و عظمت تھی کو روتے ہیں۔ وہ عبداللہ کی زوجہ وہ ہمنشیں تھیں اور اللہ کے نبی (محمد ﷺ) کی والدہ اور صاحب صبرو ثبات و طمانیت تھیں اور اللہ کے اس نبی کی والدہ تھیں) جو مدینہ میں صاحب منبر ہو گا۔ وہ اپنی قبر میں ہمیشہ کے لئے چل گئیں۔

حضور اکرم ﷺ ہجرت کے بعد جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو صحابہ کرام کے سامنے اپنے بچپن کے زمانے کے قیام کی باتیں بیان فرمایا کرتے چنانچہ جب آپ بنو نجار کے مکانوں کے پاس سے گزرتے تو فرماتے اس مکان میں اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ ٹھہرا تھا اور اسی گھر میں میرے والد ماجد کی قبر ہے۔

مشائخ اہل سنت و جماعت کی ابوا شریف کی حاضری

جناب آمنہ رضی اللہ عنہا کے آستانہ قدسیہ پر جبین فرسائی

میری زندگی میں آج کا دن' آج کی ساعت بہت ہی مبارک ہے کہ آج میری بڑی پرانی امید بر آئی۔ کل میں حرم شریف ریاض الجنت میں قرآن شریف پڑھ رہا تھا کہ الحاج عبدالغنی صاحب سکنہ

ملک وال ضلع گجرات میرے پاس تشریف لائے فرمایا ہمنے ایک سو دس ریال میں آٹھ آدمیوں کی کار ابوا شریف کے لئے کرایہ پر لے لی ہے آپ بھی معہ اپنی اہلیہ کے چلو۔ میں اس خبر سے او چھل پڑا' صبح سویرے ہی وہاں کے لئے کھانے کا انتظام کیا۔ بعد نماز ظہر سلام عرض کر کے مواجہ شریف میں درود پڑھ رہا تھا کہ حضرت صاجزادہ حیدر حسین شاہ صاحب علی پوری نواسہ حضرت امیر ملت محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ آپ کو حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب' صاجزادہ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مدنی بلا رہے ہیں ہم نے ایک کار کرلی ہے۔ ابواہ کے لئے آپ بھی چلئے میں نے کہا کہ میں تو حاجی عبدالغنی کے ساتھ ہو چکا ہوں۔ بہر حال میں مولانا فضل الرحمن کی خدمت میں حاضر ہوا اور طے کیا کہ ہم اور وہ دونوں ہی اس سفر میں ہمراہ رہیں۔ خیر پانی کھانے وغیرہ کا انتظام کر کے بعد نماز عصر ابوا شریف روانہ ہو گئے۔ باب العنبری پر صالح سعید صاحب کی ڈیوٹی تھی انہوں نے غلام حیدر الحیدری صاحب معلم کے دیئے ہوئے اجازت نامہ پر اپنا اجازت نامہ بھی لکھ دیا۔ اور ہم روانہ ہو گئے بیر علی کے آگے بیرارار جا پر نجدی حاکم نے ہم کو روک لیا اور کہا کہ تم نہیں جاسکتے۔ تاوقت کہ ادارۃ الحج کا اجازت نامہ نہ لاؤ۔ سخت مایوسی ہوئی پھر مدینہ پاک ڈاپس ہوئے۔ ہم نے تو باب عنبری پر نماز مغرب پڑھی اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب ادارۃ الحج کے دفتر میں تشریف لے گئے۔ قریباً" آدھ گھنٹہ میں اجازت نامہ لے کر تشریف لے آئے اور ہماری دونوں کاریں روانہ ہو گئیں۔ پروگرام یہ بنایا کہ آج شب ابوا شریف میں گذاریں۔ اس دھن میں کسی منزل پہ نہ ٹھہرے حتیٰ کہ بدر شریف راستہ میں آیا وہاں بھی نہ ٹھہرے۔ واپسی پر ٹھہرنے کا ارادہ کر لیا اور قریبا ساڑھے بارہ بجے شب مستورہ منزل پر پہنچ گئے۔ وہاں سے ایک رہبر ساتھ لیا۔ بیس ریال اجرت پر پھر چار کلو (عربی میل) واپس لوٹے اور اللہ کا نام لے کر ریگستان میں داخل ہو گئے۔ چونکہ ابوا میں پانی نہیں۔ اس لئے پانی کے ٹین بھی ہمراہ ہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں رہبر کی غلطی سے ہم خونی ریتہ میں پھنس گئے۔ کسی صورت سے کار ریتہ سے نکلتی ہی نہ تھی۔ خدا خدا کر کے چار گھنٹہ کی محنت سے ہماری کار ریت سے نکلی اور ہم ابوا شریف روانہ ہو گئے اور رات کے آخر میں ابوا پہنچے۔

پتھروں کو آنکھوں دل میں بسالیں

جس پہاڑی پر جناب آمنہ خاتون دائمی نیند سو رہی ہیں اس پہاڑ کے دامن میں اتر پڑے۔ وہاں

ہی کھانا کھایا اور پتھریلے میدان میں لیٹ رہے۔ دل چاہتا تھا کہ اس جنگل اور یہاں کے پتھروں کو سینہ میں رکھ لیں، آنکھوں میں بسالیں ہمارے دل فدا اور جانیں قربان ہوں۔

ایسا نور کبھی نہ دیکھا

آج رات یوں ہی معمولی سی نیند آئی۔ صبح تڑکے ہی آنکھ کھل گئی۔ چاروں طرف پہاڑی بیچ میں حضرت آمنہ کا یہ پہاڑ ہے اس جنگل میں جیسا نور دیکھا۔ اس سے پہلے کبھی ایسا نورانی تڑکا نہ دیکھا تھا۔ باجماعت نماز پڑھ کر روانہ ہو گئے۔ پندرہ بیس منٹ میں چوٹی پر پہنچ گئے۔ اب آپ کا مزار پر نور ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔

قبر شریف پر گنبد تھا

اس قبر شریف پر قبہ بنا ہوا تھا برابر میں مسجد شریف تھی، مگر نجدیوں نے قبہ شریف اور مسجد دونوں گرادی ہیں۔ قبر شریف بھی اکھڑی پڑی ہے۔ مگر اس کے باوجود اس قبر انور اس پہاڑ اس جنگل پر انوار کی ایسی بارش ہے کہ آج تک ایسے انوار میں نے کہیں نہیں دیکھے۔ وہاں پہنچتے ہی حجاج قبر انور سے لپٹ گئے۔

آنسوؤں سے پتھر بھیگ گئے

سب کی روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔ حجاج کے آنسوؤں سے قبر شریف کے پتھر بھیگ گئے اے پیارے نبی ﷺ کی ماں، اے پیارے رسول کو گود میں کھلانے والی کا شور مچ گیا۔ صاحبزادہ حیدر حسین شاہ صاحب علی پوری نے گلاب کے پھولوں کی قبر انور پر بارش کر دی، پتھروں پر عطر ملا، اگربتیوں کے بنڈل سلگائے پھر سب نے فاتحہ شریف پڑھی۔ پھر میلاد شریف قیام سلام ادا کیا گیا۔ مزار شریف پر مجھے ایک تسبیح ملی جو یہاں حاضری کے وقت نہ تھی۔ اب نظر آئی میں نے سمجھا کہ یہ عطیہ شاہانہ ہے۔ جو مجھے دیا گیا وہ تسبیح میرے پاس ہے۔ اس عرصہ میں سورج بہت اونچا ہو گیا۔ دھوپ خوب تیز ہو گئی کوئی جگہ سایہ کی نہ تھی اس لئے مجبوراً واپس لوٹے واپسی میں کچھ تکلیف نہ ہوئی اگر ابوا شریف میں سایہ کی جگہ ہوتی تو آج کا دن ہم لوگ یہاں ہی گذارتے۔ رات کو مزار اقدس کے اردگرد نوافل پڑھتے اور اگلی صبح کا نظارہ کر کے واپس آتے کڑا کے کی دھوپ نے وہاں ٹھہرنے نہ دیا

ے حال ہی میں یہ خبر سننے میں آئی ہے کہ قبر انور کو شہید کر دیا گیا تفصیل آئندہ صفحات میں دیکھیے

مزارات پر عمارت کیوں بنائی جاتی ہے

آج معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات پر عمارات کیوں بنائی جاتی ہیں۔ ان عمارات سے مقصود ہے۔ زائرین کو راحت پہنچانی۔ وہاں حاضری قیام' تلاوت میں آسانیاں کرنا مگر افسوس ہے کہ نجدی حکومت نے ان تمام حکمتوں سے آنکھ بند کرکے ہر جگہ توڑ پھوڑ کر ڈالی ہے خیر ہم ابواء کی زیارت سے فارغ ہو کر آگے بڑھے۔

ابواء شریف کے تفصیلی حالات

مدینہ منورہ سے 208 کلو میٹر فاصلہ پر جانب مکہ معظمہ مستورہ منزل ہے وہاں سے ایک رہبر لینا پڑتا ہے۔ پھر مدینہ پاک کی طرف چار کلو واپس آکر ابوا کی طرف ریگستان میں چل پڑتے ہیں جو بالکل مشرق کی طرف ہے' ابواء یہاں سے تین کلو (عربی میل) فاصلہ پر ہے اس خاص جگہ بہت ہی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔ بالکل سامنے والی پہاڑی کی چوٹی پر حضرت طیبہ طاہرہ آمنہ خاتون کا مزار پر انور ہے۔ پہاڑی بہت اونچی نہیں۔ دس پندرہ منٹ میں اوپر پہنچ جاتے ہیں اس مزار شریف میں نہایت شاندار رقبہ اور برابر میں مسجد تھی۔ یہ دونوں عمارتیں نجدیوں نے گرادیں۔ پھر اہل مکہ نے وہاں بنوادیں پھر نجدیوں نے گرادیں۔ قبر شریف بھی اکھیڑ دی ہے اب لوگوں نے قبر شریف پر پتھر چن دیئے ہیں اردگرد پتھروں کی چار دیواری بنادی ہے! اس علاقہ میں پانی قطعاً" نہیں۔ لوگ پانی کا انتظام کرکے جاتے ہیں اس جگہ انوار کی بارشیں اور رونق اس قدر ہے کہ بیان نہیں کی جاسکتی۔ قبرانور میں ایسی کشش ہے کہ سبحان اللہ سخت سے سخت دل بھی وہاں چیخیں مار کر رونے لگتا ہے۔ یہاں سے قریباً" تین میل فاصلہ پر بستی ابواء ہے جہاں بکثرت سبزیاں باغات ہیں یہاں کی سبزیاں مدینہ منورہ ٹرک کے ذریعے روانہ کی جاتی ہیں۔

حضرت آمنہ کی تشریف آوری کا سبب

یہ ہی وہ جگہ ہے جہاں جناب آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا اپنے ننہال مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ جارہی تھیں۔ کہ یہاں پہنچ کر سخت بیمار ہوگئیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت پانچ سالہ نونہال تھے۔ آپ ساتھ تھے۔ مدہوش والدہ کا سر شریف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست اقدس سے دباتے جاتے تھے۔ اور روتے جاتے تھے۔ جناب آمنہ کے رخسار پر آپ کے آنسو گرے آنکھیں کھول دیں اپنے دوپٹہ کے گوشہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری بے کسی پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ آپ کے سر یتیمی کا سہرا تو پیدائش

سے پہلے بندھ چکا تھا اب میری گود بھی ان سے چھوٹ رہی ہے اور جان جان آفرین کے سپرد کردی اور اس جگہ دفن کردی گئیں اس خطہ زمین پر ہماری جانیں فدا' دل قربان' فقیر نے آپ کی قبرانور کی خاک آنکھوں میں اور چہرے پر خوب لگائی۔ دل چاہتا تھا اسی آستانہ پر مجاور فقیر بن کر بیٹھ جاؤں ۔ اللہ تعالیٰ پھر حاضری نصیب کرے میں ہر حاجی کو وصیت کرتا ہوں کہ اس جگہ شریف کی زیارت ضرور کرے۔ کچھ خرچ اور تکلیف کی بالکل پرواہ نہ کرے۔

(سفرنامے حکیم الامت مفتی مولٰنا احمد یار خاں علیہ الرحمۃ)

ایمان والدین کا ایمان افروز بیان

---۔ فرماتے ہیں قسم ان کے رب کی حق یہ ہے کہ وہ دونوں (والدین کریمین) حضرات اپنی زندگی پاک میں موحد مومن تھے اور انہیں حجتہ الوداع میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندہ فرما کر کلمہ پڑھا کر مسلمان کر کے (اپنی امت میں داخل کرلیا) اور اب وہ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اولیاء کاملین میں سے ہیں صحابی ہیں' کچھ آگے چل کر فرماتے ہیں۔ یہاں تو دلائل تھے لیکن مقام عقیدت میں ان دلائل سے میری آنکھیں اندھی اور میرے کان بہرے اور میری زبان گونگی ہے۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کا (کفرو شرک وغیرہ) کے بارے میں غلط بات ثابت کریں وہ احادیث ضعیف ہیں وہ دلائل باطل ہیں۔ **وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد والہ وبارک وسلم** (تفسیر نعیمی پارہ اول بقرہ زیر آیت نمبر119)۔ مفسر قرآن مفتی احمد یار خان ؒ

میر سیالکوٹی کا بیان

---۔ صرف عنوانات کے تحت فضل اول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد صفحہ 17 آبا کا مجمل بیان صفحہ 24 عبدالمطلب بن ہاشم الکریم ابن الکریم صفحہ 57 عبدالمطلب کی دینداری و پرہیزگاری صفحہ 62 حضرت عبداللہ نور کے پتلے والے' حضرت عبداللہ والد رسول اللہ کی پرہیز گاری صفحہ 71 تمام ساجدین ہیں صفحہ 75 موحد تھے صفحہ 77 وہ اپنے جد اعلی حضرت خلیل اللہ کے دین پر تھے صفحہ 91 "فضل سوم" دلائل خلافیہ اور ان کے جواب صفحہ 93 تا صفحہ 111 والدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے غلط عقیدہ رکھنے والوں کے بارے لکھا ہے کہ وہ "جماعت اہلحدیث کے گستاخ ہیرو ہیں" یہ تمام عنوانات مولوی میر ابراہیم سیالکوٹی نے لکھ کر ایمان والدین ثابت کیا ہے۔

(سیرت مصطفیٰ صفحات منقولہ ناشر مکتبہ اہلحدیث سیالکوٹ)

ہم نے قبر بنادی

سرۃ الرسول سے حاضری منظر

مکہ ومدینہ کے طریق قدیم پر ایک مقام مستورہ آتا ہے وہاں سے صحرا میں 24 کلو میٹر کے فاصلہ پر "وادی ابواء" ہے اور قبر مبارک ابوا شریف کی آبادی سے باہر ہے۔ مزار اقدس اور چار دیواری کو وادی کے امیر نے منہدم کروادیا تھا۔ (جیسے کہ آجکل خبریں آرہی ہیں)

1986ء۔ 1987ء میں احقر کے ہمراہ کچھ رفقاء تھے ہم سب نے مل کر پتھر اکٹھے کئے اور ممکنہ حد تک چار دیواری اور مزار مبارک کی علامت بنائی جو تا حال قائم ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہر سال یہاں کی حاضری نصیب ہوتی ہے حاضری کا ذریعہ جناب ظہور احمد ہوتا ہے۔ جب رمضان المبارک میں عمرہ کے لئے حرمین شریفین حاضر ہوا تو مورخہ 20 فروری 1994ء ابوا شریف کی حاضری ہوئی افطار اور نماز مغرب کا شرف وہیں مزار اقدس پر نصیب ہوا۔

(سیرۃ الرسول ﷺ صفحہ 421 پروفیسر محمد طاہر قادری)

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا مقدس مزار ترکوں نے بنایا تھا

مدینہ منورہ سے تقریباً ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ جانے والی سڑک پر تقریباً 15 میل دور ابوا کے مقام پر حضور نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار شریف واقع ہے ترکوں نے اس مزار مبارک کو نہایت ہی خوبصورت انداز میں بنایا تھا اور اس پر ایک بہترین گنبد شریف بھی تھا جسے اب نجدی حکومت نے مسمار کر دیا ہے۔ اور اب صرف چند پتھروں سے قبر مبارک کا نشان ظاہر ہے اس قبر کو دیکھ کر سخت دل آدمی کے آنسو بھی نکل آتے ہیں ہر وقت اس مقدس مزار پر انوار کی بارش رہتی ہے۔...... اسی خطہ زمیں پر ہمارے دل فدا اور جائیں قربان ہوں حضرت اما آمنہ بی بی رضی اللہ کے وسیلہ سے اس مقام (قبر) پر خوب دعائیں کیں خداوند کریم بار بار حاضری نصیب کرے (آمین)

گلدستہ نور صفحہ 168 (سفرنامہ) خدا بخش اظہر شجاع آبادی ملتان)

حضرت آمنہ اپنے شوہر کی قبر پر

صاحب لولاک حضرت آمنہ کی قبر پر

(میر ابراہیم سیالکوٹی وہابی کی زبانی)

الغرض چھٹا سال آنحضرتؐ اپنی مادر مہربان کی نظر محبت میں رہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ نے سفر مدینہ کی تیاری کی۔ ایک اونٹ پر آپ کی والدہ مکرمہ سوار ہوئیں اور دوسرے پر چھ سالہ شاہ جہاں مع ام ایمن کے رونق افروز ہوا۔

یہ سفر کیوں ہوا؟

مولنا شبلیؒ نے باتباع بعض مورخین لکھا ہے میرے نزدیک بعض مورخین کا یہ بیان صحیح ہے کہ حضرت آمنہ اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کے لئے گئی تھیں جو مدینہ میں مدفون تھے۔

(سیرت النبیؐ جلد1 طبع اول صفحہ 127)

یہ عاجز اس کی تائید میں کہتا ہے کہ حضرت آمنہؓ کے لئے سفر مدینہ کا مناسب زمانہ یہی تھا۔ اول اس وجہ سے کہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکمل طور پر حضرت آمنہ کے پاس نہ آجائیں اور اتنے لمبے سفر کے لائق نہ ہو جائیں اور اپنے والد مکرم کی قبر کی شناخت کے قابل نہ ہو جائیں یہ سفر مناسب نہیں تھا۔ دوم اس وجہ سے کہ خدا کے علم میں اس زمانہ میں حضرت آمنہ خاتونؓ کی عمر اتنی ہی باقی تھی کہ وہ حضرت عبد اللہ کی نشانی اور اپنی آنکھ کے تارے اور آپؐ کے مرحوم باپ کی قبر کی زیارت کر سکیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جس کے سب کام با مصلحت اور مناسب وقت پر مقدر ہیں ایسی تقریب پیدا کی چنانچہ جب ایک مہینے کے قیام کے بعد آپ مدینہ سے واپس لوٹیں تو رستے میں بیمار ہو گئیں اور مقام ابوا پر فوت ہو گئیں۔

مدینہ میں کہاں ٹھہریں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا عبد المطلب کی والدہ سلمیٰ بنت عمرو مدینہ کے خاندان بنی عدی بن بخار سے تھیں۔ عبد المطلب یہیں پیدا ہوتے تھے۔ اور آٹھ سال کی عمر تک ننھال میں پرورش پاتے رہے بس اس رشتے کی وجہ سے حضرت آمنہؓ نے بنی نجار میں ٹھہرنا اختیار کیا ایک مہینے کے بعد واپس لوٹیں تو رستے میں فوت ہو گئیں۔ جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔ (حوالہ سیرت مصطفیٰ صفحہ 127 جلد1)

"مزار پر انوار والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب السلام کی طرف سے" "جنت البقیع میں"

☆ مسجد نبوی کے باب السلام کی طرف (شارع عینیہ میرانی سے گزرتے ہوئے) جانب مغرب ایک محلّہ میں (محلّہ عبداللہ) بڑی عالیشان مکان شریف میں نبی کریم رحمتہ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی آرام گاہ قبرانور ہے دروازہ پر لکھا ہوا ہے یہ قبر والد رسول اللہ ہے۔ مگر نجدیوں نے دروازہ بند کردیا ہے زیارت قبر نہیں ہو سکتی۔ مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔

(سفرنامے مفتی احمد یار خاں)

☆ شاہ جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد مرحوم رضی اللہ عنہ مدینہ میں مدفون ہے۔

(سیرت مصطفیٰ میر محمد ابراہیم وہابی سیالکوٹی)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کی قبر مدینہ منورہ میں ہے مگر دروازہ بند کر دیا گیا ہے باہر کتبہ آویزاں ہے کہ یہ عبداللہ والد رسول اللہ علیہ السلام کا مزار ہے اسی کتاب میں میر صاحب نے ایمان والدین ثابت کیا گیا ہے۔ (شب جائے کہ من بودم صفحہ 70 تا 111 صفحہ 128)

انعام والدین کریمین پر اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام جو ہوا وہ پڑھئے اور ایمان تازہ کرتے ہوئے بے ادب لوگوں کی شقاوت قلبی کا بھی اندازہ کیجئے کہ جو محبت کے بجائے شدت کرے ہیں' مسجد نبوی شریف کی توسیع کے وقت (1400 چودہ سو) والد گرامی حضرت عبداللہ کے جسد مبارک کو قبر سے نکال کر جنت البقیع قبرستان میں (خفیہ طریقہ سے چند مخصوص لوگوں کو علم ہوا) دفن کرنے کے لئے لائے تو آپ کا جسم مبارک بالکل صحیح و سالم تھا کوئی تغیر نہ تھا اس کی تصدیق پاکستانی اخبارات کے علاوہ توسیع میں کام کرنے والے ٹھیکیدار عبداللطیف وغیرہ نے بھی کی جس نے خود زیارت بھی کی ہے کہا کہ کفن صحیح تھا اور ایسی فضا مہکی کہ بیان نہیں ہو سکتی۔ (رضی اللہ عنہ)

(گلدستہ نور سفرنامہ۔ علامہ خدا بخش ملتانی) (البرھان علامہ محمد امین صاحب صفحہ 160)

ترو تازہ جسد اطہر

جب مسجد نبوی کی توسیع کا کام شروع ہوا سعودی انتظامیہ (بے دردی سے) مزار کو شہید کردیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم کو جسم اطہر ترو تازہ حالت میں موجود تھا یہ دنیا بھر کے اخبارات میں شائع ہوئی پاکستان کی نوائے وقت اخبار نے اس خبر کو شائع کیا ملاحظہ فرمائیں 21 جنوری 1978ء کی اخبار۔

خیال ہے آپ کے والد عبداللہ مکہ مکرمہ کسی کام کی غرض سے ادھر تشریف لائے اور یہی (مدینہ پاک) ہی وفات فرما گئے **انا للہ وانا الیہ راجعون**

دوم۔ والد گرامی کی قبر انور پر باقاعدہ ایک حجرہ تھا اس کے باہر سلطان محمود غزنوی کا نصب کردہ پتھر پر قطعہ کلامی لکھا ہوا تھا۔ ترجمہ

"اے صاحب قبر میں کمینہ محمود حاضر ہوں آپ اپنے بیٹے میرے آقا ﷺ سے میری سفارش کردیں عبداللہ نام والے لاکھوں ہوں گے لیکن حضرت محمد ﷺ کا والد کہلانے کا حق صرف آپ ہی کو حاصل ہے

(کنز الخطیب علامہ محمد دین چشتی

☆ علامہ محی الدین الرزاقی جو متعدد سال مدینہ منورہ میں مقیم رہے لکھتے ہیں۔

حرم نبوی کے باب السلام کے سامنے شارع عینیہ سے گزرتے ہوئے دائیں جانب کی پہلی ٹوپیوں والی گلی سے اندر جانے پر کچھ دور پر گلیوں میں ایک زمین دوز چھوٹا حوض ملے گا اسی سے ملا ہوا دروازہ نما جگہ (جو اینٹوں سے) چنی ہوئی ہے اوپر ترکی زبان میں کتبہ دیوار پر چسپاں ہے یہ "مقام آرامگاہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ والد ماجد سرور عالم ﷺ ہے) باہر سے زیارت کرلیجئے۔ آگے چل کر لکھتے ہیں اب اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ والد ماجد اور حضرت مالک بن سنان و دیگر صحابہ کرام کی قبور کو حکومت سعودیہ نے (خفیہ طور پر) جنت البقیع منتقل کردیا ہے۔ اجسام صحیح و سالم تھے صدہا سال کے بعد بھی حاضرین نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ (رضی اللہ عنہم)

(آئینہ حرم مرتبہ محی الدین صاحب صفحہ 182 اشاعت اول 1981ء)

راقم کی ملاقات

ایک رت بعد از نماز عشاء مسجد نبوی کے صحن مبارک میں سعودی حکومت کے ہمنوا دیوبندی عقیدہ رکھنے والے فہد قرآن کمیٹی کے ملازم سے ملاقات ہوئی دوران گفتگو کئی ایک مسائل زیر بحث آئے اسی دورانیہ میں بندہ (ناچیز محمد سرور) نے پوچھا جناب توسیع مسجد نبوی کے دوران فیر والد گرامی کی جو خبر مشہور ہوئی تھی کہ جسم پاک تر و تازہ و صحیح تھا اور بقیع میں دفن کردیا ہے کیا یہ واقعہ ایسا ہے؟ بڑے متفکرانہ انداز میں یوں لبوں کو حرکت دی اور کہنے لگا جناب "یہ حکومت سعودیہ کے نظریہ کے خلاف تھا اس لئے انہوں نے یہ معاملہ صیغہ راز میں رکھا تھا۔ ویسے یہ بات جو تم نے سنی ہے صحیح ہے مشہور ہے۔ میں بھی جانتا ہوں"

قارئین کرام! گفتگو کی سماعت کے دو تین باریش دوست بھی گواہان ہیں الحمد اللہ تعالیٰ (وصلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہ)

صحن مسجد نبوی کی حاضری کی تاریخ (شب جمعرات 29 شوال المکرم 1415ھ

ملاقات بوساطت الحاج ابو عتیق محترم عبدالعزیز صاحب قادری

حال مقیم مدینہ منورہ۔ راقم کے ساتھ بڑی شفقت فرماتے ہیں نیز پیر بھائی بھی ہیں

جو کام کفار مکہ نہ کرسکے وہ اب کیا گیا

جب اللہ تعالیٰ نے اہل مدینہ کو بدر میں فتح عظیم عطا فرمائی تو مشرکین مکہ نے انتقام کے لئے تیاریاں شروع کردیں اگلے (غزوہ احد کے لئے) سال نامبارک سفر شروع کیا۔۔۔۔ امام واقدیؒ فرماتے ہیں جب مشرکین مقام ابوا شریف (جو مکۃ المکرمہ و مدینہ منور کے درمیان ہیں) پہنچے تو انہوں نے یہ پروگرام بنایا کہ (حضرت) محمد ﷺ کی والدہ آمنہ کی قبر کو اکھیڑ دیا جائے اس بے حرمتی کے بعد تمام ہڈیاں بھی یہاں سے لے چلو (معاذ اللہ) (کہیں خفیہ مقام پر رکھنے کے لئے) اگر بالفرض ہماری عورتیں، ان کے ہاتھ قید ہو جائیں تو ہمین کہیں گے کہ آپ کی والدہ کا جسم ہمارے پاس ہے لامحالہ اس کے بدلے وہ ہماری عورتوں کو ہمیں واپس کردیں گے"

معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ باب غزوہ احد جلد 3 علامہ معین الدین متوفی

(مدار النبوب جلد دوم صفحہ 197 اردو مطبع مکتبہ اسلامیہ لاہور)

(از شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ)

خیال رہے جب مشرکین کے لشکر نے قبر آمنہ کے شہید کرنے کے بارے میں ابوسفیان سے (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے بعد میں ایمان لائے) مشورہ کیا تو اس نے بات کو پوشیدہ رکھنے کے ساتھ ساتھ کہا کہ ایسا ہرگز ہرگز نہ کرنا ورنہ بنو بکر اور بنو خزاعہ جو محمد ﷺ کے حلیف دوست ہیں (نیز جو اسکے ماننے والے) ہیں اگر ان کو اس بات کی خبر ہو گئی تو وہ ہمارے تمام مردوں کو قبروں سے نکال دیں گے۔ پس ابوسفیان کے کہنے پر اس حرکت سے رک گئے۔

(مدارج النبوت)

جو کام کفار و مشرکین مکہ نہ کرسکے وہ کام نام نہاد سعودی مسلمان (جو یہودی و نصرانی کو اپنی جان کی حفاظت کا محافظ بنائے ہوئے ہیں) خود سوائے شرک و بدعت کے فتوؤں کے کچھ نہیں کرسکے مگر یہ

نجدی انتظامین نے کرڈالا۔

بقول شورش کاشمیری ! ان کی قبریں وارثان سنتوں کے ہاتھوں پامال ہو چکی ہیں تاریخ کے وہ عظیم الشان آثار محو ہوتے جارہے ہیں جنہیں (مجاہدین و شہیدان بدر و احد وغیرہ) عقبہ و ابو جہل نہ مٹا سکے انہیں ہم اپنے ہاتھوں محو (مٹارہے) کررہے ہیں۔

(شب جائے کہ من بودم صفحہ 125)

پورے حجاز میں نشان نہ کتبہ قبریں اگر ہیں بھی کیا مٹی کے ڈھیریاں ہیں (یعنی ایک آدھا اینٹ کا ٹکڑا پڑا ہے) (شورش کاشمیری)

یہ حالات تو اس وقت کے ہیں آجکل تو اس سے بھی حالات بدتر ہیں۔ العیاذ باللہ)

رسول اللہ ﷺ کی والدہ رضی اللہ عنہا کی قبر انور کو شہید کردیا گیا

گجرات نمائندہ کائنات) عالمی تنظیم اہل سنت کے مرکزی کنوینئر صاجزادہ افضل قادری نے کہا ہے کہ اسامہ نے امریکی حکومت کو جکڑ رکھا ہے جب کہ اب یہاں گلی گلی سے اسامہ نکلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک مسمار کرنے پر پوری قوم سراپا احتجاج بن گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سنگین واقعہ کے خلاف دنیا بھر کے مسلمان سعودی عرب کے سفار تخانوں کا گھیراؤ کریں گے۔ لاکھ سے زائد فرزندان کے ساتھ سعودی سفار تخانے جائیں گے اور زبردست مظاہرہ کریں گے۔ سفار تخانہ کے ذریعے شاہ فہد کو احتجاجی یادداشت پیش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی اقدام ہے کہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی نہ صرف قبر کو مسمار کر دیا جائے بلکہ ابوانامی پہاڑی کو چار چار فٹ گہرائی تک کھودا جائے انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے طور پر تحقیق کر لی ہے پھر بھی سعودی حکومت اس سانحہ سے متعلق تردید کرے اور سانحہ کے ذمہ داروں کے خلاف سخت کاروائی کرے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جی آئی ایس چوک میں ایک بڑے احتجاجی جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا اس موقع پر سینکڑوں مظاہرین نے الجہاد الجہاد کے نعرے لگائے۔ اس موقع پر پیر ظہور شاہ' چوہدری الطاف ایڈووکیٹ' سید طارق شاہ اور مفتی غلام حید ر نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے سعودی حکومت سے مطالبہ کیا کہ حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کو دوبارہ تعمیر کیا جائے۔

(اسلام آباد و کراچی 20/3/99)

روزنامہ خبریں لاہور کی لرزہ خیز رپورٹ

آہ سعودی عرب میں امی آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار پر تازہ یلغار

چشم دید واقعہ ! امر واقع یہ ہے کہ یہ فقیر راقم الحروف سید محمد اخلاق اپنے محترم المقام پیر بھائیوں جناب طارق اکرام و محمد رحمت اللہ کے ساتھ اس رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ میں جب مدینہ شریف سے مکہ مکرمہ کی جانب براستہ بدر' ابوا شریف کے نزدیک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری والدہ ماجدہ سیدہ طاہرہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک پر حاضری کی نیت سے پہنچا تو ہم تینوں نے یہ روح فرسا منظر دیکھا کہ مزار شریف کی جگہ کو نہ صرف بلڈوزر سے منہدم کیا جا چکا تھا بلکہ مشینوں کے ذریعے کئی فٹ گہرائی تک کھود کر تلپٹ کر دیا گیا تھا اور پہاڑ کی جس چوٹی پر یہ مزار شریف واقع تھا اسے بھی کاٹ پہاڑی کی ایک جانب دھکیل کر گرا دیا گیا تھا اور مزار شریف سے متعلق وہ پتھر جن پر ماضی میں زائرین نے نشاندہی کی نیت سے سبز رنگ کر دیا تھا۔ ان میں سے کچھ پہاڑی کی ڈھلوان پر پڑے ہوئے تھے اور کچھ پہاڑ سے نیچے ایک چھوٹی سی ڈھیری کی شکل میں پڑے تھے۔

مندرجہ بالا انتہائی دردناک اور ناقابل برداشت گستاخانہ افعال کے علاوہ راستہ کی رکاوٹ کے لئے مزار شریف کی نزدیکی چڑھائی کے راستہ سے شیشے توڑ کر ڈال دیئے گئے ہیں اور غلاظت کے ڈھیر لگا دیئے گئے ہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

یہ صورت حال دیکھ کر انتہائی اذیت' کرب اور پریشانی کے عالم مختصر قیام و فاتحہ پڑھنے کے بعد ہم جوں ہی پہاڑی سے نیچے اترے تو ایک سعودی حکومتی اہل کار نے ہم سے سخت کلامی کی اور اپنے ساتھ تھانے چلنے کو مجبور کیا۔ لیکن خلاف معمول تھانہ بند تھا۔ اس پر وہ اہلکار ہمیں مقامی مطوع (حکومتی مذہبی افسر) کے پاس لے گیا اور اس کے سپرد کرتے ہوئے کہنے لگا کہ "اگر مجھے عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ نہ جانا ہوتا تو خود ان کو اچھی طرح سبق سکھاتا" یہ کہہ کر وہ روانہ ہو گیا اور جو مطوع تھا اس نے نجدی وہابی مذہب پر ہمیں لیکچر دیتے ہوئے کہا کہ "تم ہندو پاکستان کے رہنے والے قبروں پر چادریں چڑھاتے ہو اور خوشبوئیں ڈالتے ہو اور شرک کرتے ہو اور ہمارے مذہب کا مذاق اڑاتے ہو جبکہ سچا مذہب تو ہمارا ہی ہے جس کے بانی محمد بن عبدالوہاب ہیں جو بہت عظیم رہنما تھے" اپنی خرافات کو جاری رکھتے ہوئے اس نے مزید کہا کہ تم (نعوذ باللہ) جس کافرہ کی قبر پر فاتحہ پڑھنے آئے

ہو وہاں تو اب کچھ بھی نہیں ہے اسے تو ہم کہیں اور لیجا چکے ہیں۔ پھر ہمیں وہابیہ مذہب پر کتابچے دیکر یہ کہتے ہوئے چھوڑ دیا کہ آئندہ اس طرف رخ مت کرنا۔ مطوع (مذہبی اہلکار) کی تمام بکواس سننے کے بعد ہم سکتہ میں آگئے اور فورا" ہمارے دماغ میں پہاڑی کا منظر دوبارہ اُمڈ آیا اور وہ خدشہ جو ہمیں وہاں محسوس ہوا تھا کہ جب پہاڑی کی چوٹی تین سے چار فٹ گہرائی تک تلپٹ ہو چکی ہے تو لحد مبارک پر کیا بیتی ہو گی۔ یعنی منتقلی یا جسدی نقصان دونوں میں سے کس اذیت کی جرات انہوں نے کی ہو گی۔ آہ یہ امر اس کی باتوں سے واضح ہو گیا۔

الٰہی آسمان کیوں پھٹ نہیں پڑتا ہے ظالم پر

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ محرم ۱۴۲۰ھ بحوالہ روزنامہ "خبریں" لاہور ۲۴ مارچ ۹۹ء (بتصرف)

والدہ سیدہ آمنہ کو بار بار ستایا گیا

☆ رسول اللہ ﷺ کی والدہ سیدہ آمنہ خاتون جنت کو قبر میں بار بار ستایا گیا۔ کبھی قبہ قبر کو گرا کر' کبھی چار دیواری اٹھا کر' تو کبھی قبر کے تعویذ کو نقصان پہنچا کر' تو پھر کبھی مسجد گرا کر' بار بار قبر انور کے نشان کو مٹا کر۔

☆ ہاں ہاں اگر اہل مکہ نے بنا دی تو انہوں نے پھر گرا دی۔

☆ اگر کسی زائر نے نشاندہی پر چند اینٹیں چن دیں۔ تو سعودی شرطوں نے اٹھا دیں۔ افسوس کہ والدہ مرحومہ کو ستانے کا یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔ جیسے کہ آپ پڑھ چکے ہیں۔

آہ اس سانحہ سے گنبد خضریٰ ہے پر ملال
لخت دل (سیدہ آمنہ) کی تربت ہے خستہ حال
فروشہی روا ہے پیغمبر کے دین میں
لیکن حرام شے ہے مقابر کی دیکھ بھال

(شورش کاشمیری)

کیا قبور مومنین کو زمین کے برابر و بے نشان کر دینا چاہئے

سوال۔ بعض لوگ وہابیہ' دیوبندیہ ایک حدیث پیش کرتے ہیں جس میں قبروں کو زمین کے برابر کر دینے اور فوٹو کو مٹانے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ (الحدیث)

نوٹ۔ اسی روایت کی آڑ میں ان لوگوں نے حضرات صحابہ کرام و اہل بیت و جلیل القدر

اولیاء اللہ و دیگر بقیع قبرستان (مدینہ منورہ) کے مزارات کو گرا کر زمین کے برابر کر دیا۔ (معاذ اللہ)
مختلف علاقوں کے قبرستانوں میں بھی یہ حرکتیں کرتے ہیں۔ پڑھیے صفحہ نمبر

جواب۔ قارئین کرام۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ جن قبور کو گرا دینے کا حکم دیا گیا تھا وہ کفار و مشرکین کی تھیں نہ کہ مومنین کی کیونکہ صحابہ کرام نے جو قبور بنائی تھیں وہ غلط نہ تھیں جن کے مٹانے کا حکم پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیتے؟ نہ ہی ان کے ساتھ فوٹو تھیں حالانکہ اسی حدیث میں قبروں کو گرانے کے ساتھ فرمایا کہ فوٹو کو بھی ختم کر دینا یہ بات قابل غور ہے ہمیشہ ذہن میں رکھیے۔ تفصیل مندرجہ ذیل پڑھیے۔

بخاری شریف میں صاف موجود ہے **امر النبی صل اللہ علیہ وسلم بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَت** حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین کی قبروں کے بارے حکم دیا تھا۔ پس وہ اکھیڑ دی گئیں۔ (بخاری صفحہ 61 جلد 1)

کیا صحابہ قبروں پر فوٹو لگاتے تھے؟

امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے اس باب کے اندر جن احادیث کا ذکر فرمایا ان میں یہود و نصاریٰ و مشرکین کی قبور کا بیان ہے نیز ساتھ ساتھ فوٹو لگانے کا بھی بیان ہے کیا صحابہ کرام قبر پر فوٹو لگاتے تھے؟ اتنا واضح فرق ہونے کے باوجود اس کو مومنین کی قبروں کو زمین کے برابر کرنے کے لئے بیان کرنا اور اولیاء اللہ کی قبور پر چسپاں کرنا یہ بدترین مخلوق خارجیوں کا طریقہ کو فروغ دینا ہے (العیاذ باللہ)۔ حالانکہ تمام عام امام بخاریؒ نے مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ باب باندھا ہے

باب هل تنبش قبور مشركی الجاهلیته (بخاری صفحہ 61 جلد 1)

یعنی کیا دور جاہلیت کے مشرکوں کی قبریں کھودی جا سکتی ہیں؟

باقی اہل اسلام کے قبرستانوں میں تمام قبور زمین سے اونچی ہی بنائی جاتی ہیں نہ کہ زمین کے برابر۔ بقیع شریف میں بھی قبر کو زمین کے برابر نہیں بلکہ اونچی ہی بنایا جاتا تھا۔ پھر صحابہ کرام و اولیاء اللہ رضی اللہ عنہا کی قبور کو زمین کے برابر کرنے کے لئے اس حدیث کا سہارا کیوں لیا جاتا ہے؟ حالانکہ یہی مسئلہ حدیث سے ثابت ہے کہ قبریں زمین کے برابر نہ ہوتی تھیں بلکہ کوہان کی طرح "بقدر شبر" ایک بالشت اونچی بنائی جاتی تھیں۔ دیکھیئے۔ (مشکوۃ صفحہ 147 سطر 7)' (آثار السنن بحوالہ بالفاظ قدر شبر) (بیہقی جلد 3)' (بخاری جلد صفحہ 186 سطر 17)

حضرت علی کو کیا حکم تھا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی کسی (مومن) قبر کو زمین کے برابر کرنے کا حکم نہ تھا خود حضرت علی فرماتے ہیں مجھے حکم ہوا جس قبر کو بلند دیکھو (عام محدثین فرماتے وہ مشرکین کی قبور تھیں) اس کو برابر کر دوں برابر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو صحیح ایک بالشت اونچی اونٹ کی کوہان نما بنا دوں" خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور و اطہر کوہان نما بنی ہوئی ہے

(فتاویٰ نذیریہ جلد 1 صفحہ 710 تا 713 کتاب الجنائز از مولوی محمد نذیر حسین)

مذکورہ مصنف کے القاب لکھے ہیں شیخ الکل محدث ہلوی کتاب کے بارے لکھا مصدقہ فتاوی اہل حدیث کا بے نظیر مجموعہ

جس حدیث شریف میں قبروں کے برابر کرنے کا حکم دیا تھا وہ مشرکوں کی قبریں تھیں نہ کہ مسلمانوں کی۔ (لغات الحدیث جز 3۔ از مولوی وحید الزماں اہل حدیث)

حافظ محدث ابن حجرؒ نے مذکورہ محولہ حدیث شریف کی شرح فرماتے ہوئے تحقیقی بیان لکھا ہے کہ انبیاء علیھم السلام اور اولیاؤان کے متبعین و مومنین رحمتہ اللہ علیھم اجمعین کی قبریں زمین کے برابر کرنے (علامات ختم کرنے) کا حکم نہیں ہے کیونکہ ان کی قبور اکھیڑنے میں ان کی توہین ہے

(تفصیلی جوابات کے لئے پڑھیے جاالحق جلد اول)

(فتح الباری شرح بخاری جلد 2)

قبر کو لیپ کرنا نیز اونچی کرنا کیسا ہے؟

امام ترمذی لکھتے ہیں زمین کے برابر قبر کر دینا یہ غلط ہے نیز بہت زیادہ بھی مکروہ ہے البتہ اتنی اونچی (بالشت) ہو کے قبر معلوم ہو جائے۔ امام شافعی، حضرت حسن بصری و جلیل القدر علماء محدثین نے قبروں کو گارے سے لیپنے (پلستر کرنے) کی اجازت دی ہے کیونکہ حدیث پاک میں قبر کو روندنے (زمین کے برابر ختم کر دینا روندنا یہ بھی بےحرمتی ہے) سے منع فرمایا گیا ہے

(جامع ترمذی جلد 1 صفحہ 125)

مزارات پر قبہ بنایا

قبر کا تعویز ایک ہاتھ اونچا ہونا چاہئے زیادہ منع ہے اگر عمارت نما چبوترہ بنا کر اوپر چھت بنا دی گئی تو یہ جائز ہے (یہ بھی ضرورت کے تحت ہو گا) قبور زمین کے برابر کرنا یا علامت کے لئے پتھر کتبہ وغیرہ

لگانے سے روکنا یہ غلط ہے کیونکہ

(1)۔ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر پتھر لگانے سے علامت (کتبہ) لگانا ثابت ہے (مشکوۃ) کہ حضرت عثمان کا تعویز اتنا بڑا تھا (لمبا و اونچا تھا) کہ عام آدمی اگر پھلانگنا چاہتا تو ایسا نہ کر سکتا (یہ سب سے زیادہ چھلانگنے والا ہی کر سکتا ہے۔ (بخاری صفحہ 182 جلد 1)

(2)۔ تاجدار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرانور پر روح پرور گنبد شریف ہے قبل گنبد قبر شریف پر عمارت تھی اگر قبر کے اوپر عمارت چھت کا ہونا ہر ایک کے لئے منع ہو تو صحابہ کرام پہلے مکان گراتے؟ حالانکہ صحابہ کرام نے کسی مسلم قبر کو زمین کے برابر نہ کیا اور نہ ہی کسی عمارت کو گرایا۔

(3)۔ حضرات صحابہ کرام ؓ کے دور پاک میں سیدنا حسن مثنی بن حسن رضی اللہ عنہما کی قبر پر ایک سال تک قبہ نما خیمہ بنا رہا جو آپ کی بیوی نے بنایا تھا کسی صحابی نے نہ اسے گرایا نہ انکار فرمایا۔ (بخاری صفحہ 177 جلد 1)

(4)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر شریف پر قبہ بنایا گیا تھا۔

(بدائع الصنائع جلد 1 عینی شرح بخاری)

(5)۔ حضرت عمر ؓ نے زینب بنت جحش اور حضرت عائشہ سیدہ نے بھائی عبدالرحمٰن کی قبر پر قبہ بنایا تھا۔

(منتقٰی شرح موطا امام مالک) جاء الحق صفحہ 213)

مسلم قبرستان کے ساتھ غیر مسلم کی پختہ و اونچی قبریں

---افسوس ہے کہ اولیاء اللہ مومنین کے مزارات گرانے کے روایت کو پڑھا جاتا ہے مگر جن قبروں کے لئے حدیث فرمائی گئی تھیں (یعنی یہود و نصاریٰ مشرکین کی قبر سے وہ تو ہر مسلم قبرستان کے ساتھ ساتھ یا الگ مسلم محلہ میں حتی کہ وہابیوں کی حکومت جدہ وغیرہ میں ان کی قبور اونچی اونچی بن رہی ہیں نہ کوئی وہابی فتویٰ دیتا ہے اور نہ احتجاج و اعلان کرتا ہے

قبروں پر نشاندہی کے لئے تختی یا پتھر لگا

قارئین کرام! قبر پر علامت نشاندہی کے لئے پتھر و کتبہ وغیرہ لگانا یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور یہ طریقہ مسنون ہے۔ کیونکہ

(1)۔ شارع شریعت رسول کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کے مقبع قبرستان کی ایک قبر پر علامت (نشاندہی) کے لئے بہت بڑا پتھر لگاتے ہوئے ارشاد فرمایا

قال اعلم بها قبر اخی

یعنی ہم نے یہ پتھر قبر پر علامت (نشانی) کے لئے لگایا ہے۔ ابوداؤد صفحہ، جذب القلوب، ابن ماجہ صفحہ 112 جلد1)

(2)۔ خیال رہے صاحب سنن ابن ماجہ محدث ابو عبداللہ محمد اپنی سنن میں باقاعدہ یہ باب لکھا ہے کہ "قبر پر نشان لگانے کا ثبوت" اسی باب کے تحت مذکورہ حدیث لکھی۔

(سنن ابن ماجہ باب ماجاء فی العلامتہ فی القبر صفحہ ۱۱۲ جلد۱)

(3)۔ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ سعودی فروح الذھب میں بیان کرتے ہیں کہ حضرات امام حسن بن علی، حضرت زین العابدین، حضرت باقر، امام جعفر صادق کی قبروں کی جگہ (جنت البقیع) پر ایک بہت بڑا پتھر لگا ہوا تھا جو دیکھا گیا اس پر لکھا ہوا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمدا للہ مبد الاھم ومحی الرھم ھذا قبر فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سیدۃ النساء العالمین وقبر حسن بن علی وقبر علی بن الحسین بن علی وقبر محمد بن علی و جعفر بن محمد (رضی اللہ عنہم)

یہ پتھر 333ھ میں ظاہر ہوا تھا (یعنی آج سے 1086 سال قبل کی یہ بات ہے

(جذب القلوب از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

معلوم ہوا قبروں کی نشاندہی اور زمین سے اوپر بلند کرنا شرعاً جائز اور مسنون عمل ہے مگر کیا کیا جائے وہابی نجدی ذہنیت کا کہ ایسے واضح دلائل کے ہوتے ہوئے بھی تسلیم کرنے کی بجائے وقتاً فوقتاً مختلف مقامات کی قبروں کی بے حرمتی کی جاتی ہے بالخصوص حکومت سعودیہ کا یہ محبوب مشغلہ ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

حالانکہ یہ امت کا متفقہ و مسلمہ مسئلہ ہے جو احادیث کثیرہ سے ثابت ہے تفصیل کے لئے کتب احادیث و شروح و کتب فقہ کا مطالعہ کریں۔ مگر امت کے لئے یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ لوگ قبروں کے کتبات و قبروں کو زمین کے برابر کرنے کو ثواب سمجھ بیٹھے ہیں۔

-----کچھ ایسے ہی حالات کو دیکھ کر آغا شورس کاشمیری جو مخالفین کا ہم عقیدہ ہونے کے باوجود اس ظلم وستم پر چیخ اٹھا۔ پڑھئے آخری صفحہ پر

روزنامہ جنگ لاہور

گوجرانوالہ میں ایک جماعت کی قبریں مسمار کرنیوالوں پر مقدمہ درج

گوجرانوالہ (بیورو رپورٹ) نواحی علاقہ گاؤں گوندلانوالہ کے قبرستان میں ایک فرقہ (اہل سنت) سے متعلقہ متعدد (قبریں مع شہداء کرام) کی قبریں مسمار کرنے پر (دوسرے فرقہ کے) خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ ٹرو کے روز قبرستان میں گھس کر مذکورہ قبریں مسمار کر دی گئی تھیں اور کتبابات جن پر کلمہ طیبہ اور اسم الٰہی و اسم رسول اللہ ﷺ کندہ تھا بے حرمتی کا نشانہ بنایا) جس کی وجہ سے دو فرقوں کے مابین صورتحال کشیدہ ہو گئی تھی مقامی انتظامیہ اور قانون نافذ کرنے والے ادارے موقع پر پہنچ گئے اور معاملہ کو سنبھال لیا ابتدائی تحقیقات کے بعد مسجد حنفیہ رضویہ اہل سنت المعروف مسجد اڈے والی کے چوہدری غلام رسول (تاج دین قمر محمد اکرم خاں وغیرہ) کی رپورٹ پر مخالفین کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا۔

دلیل و تہذیب کی بجائے گالی و گولی کیوں؟

(بے دلیل و بے ثبوت کام و بے حرمتی کیوں؟)

اہل سنت و جماعت کا محبوب ترجمان ماہنامہ "رضائے مصطفیٰ" گوجرانوالہ کا

مطالبہ

وطن عزیز میں دہشت گردی وحشت و بربریت ظلم و ستم و قتل و خونریزی کی افسوس ناک فضاء قائم ہو چکی ہے افسوس کہ اس نے بعض نام نہاد مولویوں اور مذہبی گروپوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لیا لیا ہے۔ جنہوں نے مولوی کہلانے اور داڑھی رکھنے کے باوجود دلیل و تہذیب کے ساتھ اپنا مسلک و موقف پیش کرنے کی بجائے گالی و گولی کا طریقہ اپنا لیا ہے اور دہشت گردوں کا بہروپ دھار لیا ہے۔۔۔۔

کچھ ایسے ہی نجدی لوگوں نے مجاہد اہل سنت مولنا محمد بشیر احمد قادری آف رڈیالہ وڑائچ گوجرانوالہ اور ان کے رفقاء پر رات کی تاریکی میں حملہ کیا اور لوٹ مار کر کے مولنا صاحب کو شدید زخمی کر کے بھاگ گئے جب کہ مجاہد اہل سنت 18 رجب 1417ھ مطابق 19 نومبر 1997ء گوندلانوالہ میں (جامعہ حنفیہ صادق العلوم کی سالانہ) دستار فضیلت و معراج مصطفیٰ کانفرنس میں شرکت کے بعد

اپنے گاؤں واپس جا رہے تھے۔

علاوہ ازیں گوندلانوالہ کے قبرستان میں بھی دوسری واردات کی اور متعدد قبروں کو نقصان پہنچایا ان کی تختیاں الٹا دیں اور ان پر لکھے ہوئے کلمات کی بے حرمتی کی جو نہایت افسوسناک اور قابل مذمت حرکت ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ فوری طور پر شرپسندوں کو گرفتار کرے اور ایسے اقدامات کا سدباب کرے۔

(شکریہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ شعبان المعظم جلد ۱۴۳۹ھ)

شب جائے کہ من بودم کے اقتباسات

(بار بار ستانے کی ناپاک حرکات و جسارات)

ماثر مقابر اور مشاہد کے بارے لکھتا ہے سعودی حکومت نے عہد رسالت کے آثار صحابہ کرام کے مظاہر اور اہل بیت کے شواہد مٹا رہے ہیں جو چیزیں محفوظ کرنی چاہیں تھیں وہ محو کردی گئی ہیں کہیں کوئی قبر پر نشان نہیں۔ کہتے ہیں یہ بدعت ہے مگر شاہ فیصل کی تصویریں ہر جگہ نظر آتی ہیں یہ بدعت نہیں ہے؟ کیا بدعت اسلاف کی یادیں بنانے اور باقی رکھنے میں ہیں؟------ یہ تاریخ و عشق دونوں سے زیادتی ہے

وہ شرک اور عشق میں امتیاز نہ کر سکے۔ (زیارات) سیروفی الارض کی غایت کیا ہے؟ یہ چیزیں عقیدہ کی عقیدت کو پیدا کرتی ہیں۔

دل مکہ مکرمہ میں! جنت المعلیٰ کے درمیان سے سڑک نکالی گئی ہے جس سے قبرستان کے دو حصہ ہو گئے ہیں (معاذ اللہ) کسی قبر پر نشان ہی نہیں ہے عجیب ویرانہ ہے۔ حضرت اماں خدیجہ کی قبر پر نگاہ کی تو میں کانپ اٹھا میرا دل دھک دھک کرنے لگا کہ پیغمبر آخر الزماں کی پہلی شریک حیات اور فاطمۃ الزہرہ کی ماں ہیں وہ ایک ویران میں پڑی ہیں دیکھ کر ضبط نہ کر سکا آنکھوں میں آنسوؤں کی بدلیاں آگئیں۔ حکمرانوں نے جس ذات کے صدقہ عزتیں پائی ہیں ان کی یہ بے حرمتی یہ کوئی توحید یا قرآن وسنت کا حکم نہیں یہ تو اہانت اور صریح اہانت ہے-- آہ--- حضور کو بعث سے پہلے گیارہ سال ستایا گیا ام المومنین خدیجہ اماں کو اب ستایا جا رہا ہے۔

بدر کے بارے شہدائے بدر جنہیں حضور نے خود دفنا دیا تھا ان کی قبریں اپنے ہاتھ محو کر رہے ہیں یہ قرآن وسنت نہیں یہ سنگدلی ہے۔

جنت البقیع کے بارے جس میں خاندان رسالت کے دو تہائی افراد کا دفن ہیں ان کے علاوہ ان گنت شہدائے اسلام صلحائے امت ہیں ان کے سفر آخرت کی منزل قبریں ایسی اہانت کا شکار ہیں کہ دیکھتے ہی خون کھول اٹھتا ہے۔ (شب جائے کہ من بودم)

کلاہ سلطانی تک رسائی نہیں ۔۔۔۔ عمر فاروق نے ٹھیک ہی کہا تھا

"عرب والے سرکش اونٹ ہیں جن کی مہار میرے ہاتھ میں دی گئی ہے لیکن میں ان کو راستہ پر چلا کر چھوڑونگا۔ (صفحہ 162 یعنی بقول شورش کاشمیری)

یہ سعودی حکمران سرکش اونٹ ہیں
یہ عرب ہیں کہ قبریں ڈھائے جا رہے ہیں

اہل بیت کے مزارات کہ گنبد خضریٰ کو اس رخ سے دیکھئے سوگوار معلوم ہو رہا ہے اس ویرانی کو ٹکر ٹکر دیکھ رہا ہے۔ میں ٹکٹکی باندھ کر دیکھ کر یہ کہہ رہا تھا فاطمہ تو اب بھی کربلا میں ہے تیرے باپ کا کلمہ پڑھنے والوں نے تجھے اب تک ستایا ہے۔ اور تیری اولاد قبروں میں بھی ستائی جا رہی ہیں قتل گاہ پورا عرب تیری اولاد (تیرے ابا کے کلمہ پڑھنے والوں کا) کی قتل گاہ ہے۔ مجھے رونے دے اما فاطمہ تمہاری قبریں قتل کر دی گئیں اپنی قبر کے قتل پر مجھے رونے دے تو قبر میں ہے اور میں تیرے سامنے زندہ ہوں مجھے اپنی زندگی ایک فعل عبث محسوس ہو رہی ہے۔ اسی طرح ام المومنین عائشہ حضرت حفصہ و دیگر امہات المومنین کے مزارات بھی نام و نشان اس شرعی سنگینی کا شکار ہیں۔

شہدائے احد حضرت امیر حمزہ' عبداللہ بن جحش و دیگر شہدائے کرام کی قبریں تھیں لیکن آل سعود کی شرعی یلغار نے ہموار کر دی ہیں۔ (حوالہ شب جائے کہ من بودم)

جبل سلع میں متعدد مساجد ہیں مگر شاہی سطوت کے نرغہ میں ہیں

جبل نور غار حرا کے بارے لکھا ہے جبل نور یتیم پڑا ہے نہ یہ شریعت ہے نہ ہی یادگار قائم کرنا بدعت ہے بلکہ یہ سلوک تو بغاوت ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆ ☆☆☆☆☆☆☆☆

مکان ولادت صلی اللہ علیہ وسلم (مولود نبی)

کے بارے لکھتے ہیں کہ مکہ والوں نے حضور سے کیا سلوک کیا تھا ان کے مکانوں سے یہ کیا سلوک کرتے ہیں؟ عشق یہاں کچھ اداس ہو جاتا ہے اہل مکہ نے محمل اجاڑ دے اور محل اٹھالئے ہیں (مزید تفصیل راقم نے الاستمداد میں لکھ دی ہے

الوداع رخصت ہونے سے پہلے میں نے روضہ اقدس کے گرد کئی پھیرے لگائے ایک ستون پر کھڑا ہوا اصحاب صفہ کے چبوترہ پر قرن اول کو تلاش کیا حضرت (مگر کچھ نظر نہ آیا) پس درد و سلام کے سوا میرے پاس کیا تھا جدہ کو دیکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عرب لہو ولہب میں پڑ گئے اب ان میں عمر بن خطاب تو کیا حجاج بن یوسف بھی پیدا نہیں ہوتا؟------ اذان ہوتی ہے لیکن رسم اذاں ہے؟ روح بلالینہیں۔ انکی خواب گاہوں میں ٹیلی ویژن اور ریڈیو (وڈیو) آگئے ہیں انکی گھٹی میں عرب ملکوں کی شہرہ آفاق گانے والیوں کے سر اور دھنیں پڑھی ہیں۔ ان کے خون میں کبھی طیش تھا اب عیش آگیا۔ جہاز میں سوار ہونے سے پہلے میں اسی سوچ میں ڈوب گیا کہ جس قوم کا آغاز ہاجرہ ام اسماعیل علیہ السلام سے ہوا تھا اس قوم کا خاتمہ ام کلثوم مصر کی مغنیہ (گانے والی) پر ہو گیا پھر تھوڑی سی دیر میں پی آئی اے کا طیارہ کراچی کی طرف روانہ ہو گیا۔

(حوالہ شب جائے کہ من بودم) از شورش کاشمیری)

جو مسلک دیوبند وہابی کے علمبردار تھے نیز پاکستان کے مشہور اہل قلم و نامور صحافی تھے انہوں نے 1969ء میں حاضری دی اور یہ سفرنامہ ترتیب دیا۔

تمت بالخیر

ابو سعید محمد سرور قادری رضوی

ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ

بخاری شریف

وکان ابن عمر یرھم شرار خلق اللہ قال انھم انطلقوا الی ایات نزلت فی الکفار فجعلوا ھا علی المومنین

ترجمہ! حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان (خارجیوں) کو تمام مخلوق خدا سے شریر ترین قرار دیتے اور فرماتے کہانھوں نے کافروں کے بارے میں نازل ہونے والی آیات مومنوں (آجکل بھی مخالفین اہلسنت کی تفاسیر و تحریر کو جاننے والا خود آسانی سے فیصلہ کر سکتا ہے کہ ایسا کون کر رہا ہے یعنی بد ترین شریر کون ہیں) پر چسپاں کیں۔

(باب الخوارج والملحدین جلد دوم صفحہ 1024)

حدیث شریف! حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر قرآن کی رونق آجائے گی اور اسلام کی چادر اس نے اوڑھ لی ہو گی (یعنی بظاہر بڑا قرآن پڑھ کر سنائے گا قرآن پر عمل کرنے کرانے کا بہت درس دیتا ہو گا) تو اسے اللہ جدھر چاہے گا بھکا دے گا وہ اسلام کی چادر سے نکل جائے گا اور اسے پس پشت ڈال دیگا اور اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کر دیگا اور اس پر شرک کے طعنے (فتوے) لگائے گا۔ میں نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ شرک کا زیادہ حقدار کون ہو گا جسے مشرک کہا جائے گا یا شرک کی تہمت لگانے والا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلکہ شرک کے (فتوے) طعنے مارنے والا شرک کا زیادہ حق دار ہو گا (یعنی خود ہی بے دین مشرک ہو گا) (تفسیر ابن کثیر صفحہ 271 جلد 2، اعراف آیت نمبر ۱۷۵، کے تحت،

حافظ محدث ابن کثیر فرماتے ہیں 'ھذا اسناد جید' ثقہ الامام احمد بن حنبل و یحیی بن معین و غیرھما)

معلوم ہوا! جو لوگ بے دین گمراہ مشرک ہونگے وہ قرآن و حدیث پڑھ پڑھ کر غلط تراجم معانی کرنے کی وجہ سے مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگائیں گے۔ حالانکہ آقا سرور عالم ﷺ خود فرماتے ہیں مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہونے کا ڈر نہیں بلکہ مقابلے (خونریزی) کا ڈر ہے۔ (بخاری جلد1)



مقام ابوا حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا مزار مبارک

احادیث مصطفی من مسانید ابی حنیفه

مسمی به

اربعین امام اعظم

مسند امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی چالیس احادیث کی تشریحات میں متعدد احادیث کے علاوہ تمام احادیث کی روایت فرمانے والے صحابہ کرام وصحابیات کے تعارف کے ساتھ ساتھ چالیس ارشادات امام اعظم

(یعنی بے شمار فضائل و مسائل کا گلدستہ احادیث)

مرتبہ ابو سعید محمد سرور حنفی گوندلوی رضوی (کتابت ہو چکی ہے جلد منظر عام پر آنے والی ہے)